فضائل فاطمہ علیہ السلام

والحسنین علیہ السلام

من المصنف ابن ابی شیبہ

تصنیف

عبد اللہ بن محمد بن ابراھیم بن عثمان

ابن ابی شیبہ کوفی ابو بکر متوفی ۲۳۵ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

فضائل

فاطمہ علیہ السلام بنت

صؐ

محمد رسول

اللہ

۰۱

[۰۱] رسول خداؐ نے فرمایا ؛ فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے ، پس جس اس کو غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا ۔

[۰۲] بیبی عائشہ بیان کرتیں ہیں کہ میں نے سیدہ کونین فاطمہ الزہراؑ سے پوچھا ؛ میں نے آپؑ کو دیکھا تھا جب آپؑ رسول خداؐ پر ان کے مرض وفات میں جھکیں تھیں تو رونے لگیں اور دوبارہ جھکیں تو ہنسنے لگیں ؟ آپؑ نے فرمایا میں جب پہلے جھکی تو آپؐ نے مجھے بتایا کہ وہ وفات پانے

۰۲)

والے ہیں تو میں روپڑی پھر میں دوبارہ آپؐ پر جھکی تو آپؐ نے مجھے بتایا کہ میں اپنے گھر والوں میں سب سے پہلے آپؐ سے ملوں گی اور بیشک میں جنت کی تمام عورتوں کی سردارؑ ہوں سوائے مریمؑ بنت عمرانؑ کے ، تو اس بات پر میں ہنس پڑی ۔

[۰۳] حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول خدا کی خدمت میں آیا تو آپؐ باہر گئے ۔ پھر میں نے آپؐ کو تلاش کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ آیا تھا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی مجھ پر درود و سلام پڑھنے کی اور اس نے مجھے بتایا کہ سیدہ فاطمہؑ

۰۳)

جنت کی عورتوں کی سردار ہیں -

[۰۴]انس بن مالک بیان کرتا ہے کہ رسول اکرمؐ چھ ماہ تک فجر کی نماز کے وقت فاطمہ کے گھر سے گذرتے اور فرماتے ؛ نماز ! اے اہلبیتؑ ، اللّٰہ کا ارادہ تو بس یہی ہے کہ اے اہلبیتؑ تم سے نجاست کو دور رکھے اور تمہیں پاک رکھے جسطرح پاک رکھنے کا حق ہے -

[۰۵]عبدالرحمن ابن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ فاطمہؑ تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں ، مریمؑ بنت عمران ، آسیہؑ بنت مزاحم اور خدیجہؑ بنت

خویلد کے بعد ۔

[۰۶]عامر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے ابوجھل کی بیٹی کے لیے اس کے چچا حارث بن ہشام کو پیام نکاح بھیجا پھر آپؑ نے رسول خداؐ سے بھی اس بارے میں مشورہ مانگا ۔ آپؐ نے پوچھا کیا تمؑ اس کے حسب و نسب کے بارے میں مجھؐ سے پوچھ رہے ہو؟ حضرت علیؑ نے عرض کیا ؛ میں جانتا ہوں کہ اس کا حسب و نسب کیا ہے لیکن کیا آپؐ مجھے اس کی اجازت دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ؛ نہیں ! فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ پریشان ہو ۔ اس پر حضرت علیؑ نے

۵)

فرمایا ؛ میں کوئی ایسا کام نہیں کروں گا کہ جس کو آپؐ ناپسند کرتے ہوں -

فضائل

حسنین علیہ السلام بن علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام

۰۹)

[۰۱] حضرت زرؓ فرماتے ہیں کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ رسول اکرمؐ کی پشت مبارک پر کھیل رہے ہوتے تھے اس حال میں آپؐ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے ۔ پس لوگ ان کو ہٹانے کی کوشش کرتے تو نبی اکرمؐ فرماتے ؛ ان دونوں کو چھوڑو ان پر میرے ماں باپ قربان ہوں ، جو شخص مجھؐ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ ان دونوںؑ سے بھی محبت کرے ۔

[۰۲]ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے دعا فرمائی ؛ اے

اللّٰہ ! میںؐ ان دونوںؑ سے محبت کرتا ہوں ، پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما ، یعنی حسنؑ اور حسینؑ سے ۔

[۰۳]حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ حسنؑ اور حسینؑ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں ۔

[۰۴]زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ پس میں نے آپؐ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی ۔

پھر آپؐ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا کی اور آپؐ باہر تشریف لے گئے تو میں آپؐ کو تلاش کرنے لگا ۔ آپؐ نے فرمایا ؛ ایک فرشتہ میرے سامنے پیش ہوا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی کہ وہ مجھؐ پر درود و سلام بھیجے اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ حسنؑ اور حسینؑ جنت کے نوجوانوں کے سردارؑ ہیں ۔

[۰۵]نبی اکرمؐ نے اپنے ساتھ منبر پر امام حسنؑ بن علیؑ کو بلند کرکے فرمایا ؛ بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے ، اور عنقریب اللّٰہ عزوجل اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائیگا ۔

[۰۶]حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ حسنؑ اور حسینؑ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں ۔

[۰۷]حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے سیدہ فاطمہؑ ، مولا علیؑ ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے ارشاد فرمایا ؛ میںؑ اس سے جنگ کروں گا جس سے تم لوگؑ جنگ کروگے ، میںؑ اسکے ساتھ صلح کروں گا جس سے تم لوگؑ صلح کروگے ۔

[۰۸]اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ ایک رات میں کسی حاجت کے لیے نکلا تو میں نے نبی اکرمؐ کو پایا ۔ پس آپؐ میری طرف تشریف لائے اس حال میں کہ آپؐ نے کچھ اٹھایا ہوا تھا ، مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا ہے ۔ جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے جس کو آپؐ نے اٹھایا ہوا ہے؟ پس آپؐ نے چادر ہٹائی تو وہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ تھے جو آپؐ کی ران مبارک پر تھے ۔ پھر آپؐ نے فرمایا ؛ یہ دونوںؑ میرےؑ بیٹےؑ ہیں اور میرےؑ نواسےؑ ہیں ۔ اے اللہ ! تو جانتا ہے کہ میںؑ ان دونوںؑ سے محبت کرتا ہوں ، پس تو بھی ان دونوںؑ سے محبت فرما ۔

[۰۹]محدث تابعی شعبی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے اہل نجران سے مباہلہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپؐ نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑا اور فاطمہؑ آپؐ کے پیچھے چل رہی تھیں ۔

[۱۰]سالم بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ میںؐ نے اپنے دونوں بیٹوںؑ کے نام ، ہارونؑ کے بیٹوںؑ کے ناموں پر "شبرؑ" اور "شبیرؑ" رکھے ہیں ۔

[۱۱]ابن ابی نعیم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک آدمی

آیا اور اس نے مچھر کے خون سے متعلق سوال کیا ۔ تو ابن عمر نے اس سے پوچھا ؛ تم کہاں سے ہو؟ اس آدمی نے کہا کہ میں اہل عراق میں سے ہوں ۔ اس پر ابن عمر نے فرمایا ؛ اے لوگو اس کی طرف دیکھو یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کررہا ہے ، حالانکہ ان لوگوں نے نبی اکرمؐ کے بیٹےؑ کو شہید کردیا اور میں نبی اکرمؐ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ؛ یہ دونوں [امام حسنؑ اور امام حسینؑ] دنیا میں میرےؑ پھول ہیں ۔

[۱۲]شدادؓ نے فرمایا ؛ نبی اکرمؐ کو نماز کے لیے بلایا گیا ، تو آپؐ اس حال میں تشریف لائے کہ آپؐ نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو اٹھایا ہوا تھا ۔ آپؐ نے انکو اپنے

پہلو میں بٹھایا ہوا تھا تو آپؐ نے ان دونوں کی پیٹھوں کی درمیان اپنی نماز کا سجدہ ادا کیا اور بہت لمبا سجدہ کیا ۔ شداد کہتے ہیں کہ میں نے تمام لوگوں کے درمیان سے سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک بچہ [امام حسنؑ یا امام حسینؑ] نبی اکرمؐ کی پیٹھ پر بیٹھا ہوا ہے تو میں نے دوبارہ اپنا سر سجدہ میں رکھ دیا ۔ جب نبی اکرمؐ نے سلام کیا تو لوگوں نے پوچھا ؛ اے اللہ کے رسول ! آج آپؐ نے اپنی نماز میں ایسا سجدہ کیا جو آپؐ نے زندگی بھر نہیں کیا؟ کیا آپؐ پر کوئي وحی کی جارہی تھی؟ آپؐ نے فرمایا ؛ نہیں ، بلکہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہوگیا تھا ، تو میںؐ نے ناپسند کیا کہ میںؐ جلدی سے اٹھ جاؤں یہاں تک کہ وہ اپنی خواہش پوری کرلے ۔

[۱۳]براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے امام حسنؑ بن علیؑ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرمارہے تھے ؛ اے اللّٰہ ! میںؐ اسؑ سے محبت کرتا ہوں ، پس تو بھی اس سے محبت فرما ۔

[۱۴]امام محمد باقرؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ ایک دوسرے سے کشتی کررہے تھے تو نبی اکرمؐ نے فرمایا حسینؑ جلدی کرو ۔ سیدہ فاطمہؑ نے پوچھا کہ وہ آپؐ کو زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے نہیں بلکہ جبریلؑ کہہ رہے تھے کہ حسینؑ جلدی کرو ۔

[۱۵]امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو اٹھائے ہوئے انصار کی

مجلسوں میں سے ایک مجلس پر
سے گزرے ، تو وہ لوگ کہنے لگے ؛
کتنی اچھی سواری ہے ۔ آپؐ نے
فرمایا کہ دونوںؑ سوار بھی بہت
اچھے ہیں ۔

[۱۶]یعلی العامری فرماتے ہیں کہ
وہ نبی اکرمؐ کے ساتھ کھانے کی
دعوت میں جانے کیلیے نکلے تو
راستے میں امام حسینؑ بچوں
کے ساتھ کھیل رہے تھے ، تو وہ
لوگوں کے سامنے کھڑے ہوگئے پھر
نبی اکرمؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو
امام حسینؑ نے ادھر ادھر بھاگنا
شروع کردیا ، اور نبی اکرمؐ ہنستے
رہے ۔ پھر یہاں تک کہ نبی اکرمؐ نے
امام حسینؑ کو پکڑا اور اپنا ایک
ہاتھ انکی ٹھوڑی کے نیچے رکھا
اور اپنا دوسرا ہاتھ انکی گدی کے
نیچے رکھا ، پھر نبی اکرمؐ نے اپنا

۱۹)

سر نیچے جھکا کر اپنے منہ مبارک کو ان کے منہ مبارک پر رکھ کر ان کا بوسہ لیا اور ارشاد فرمایا ؛ حسینؑ مجھؐ سے ہے اور میںؐ حسینؑ سے ہوں ، اللّٰہ عزوجل اس سے محبت کرتا ہے جو حسینؑ سے محبت کرتا ہے ، اور حسینؑ تمام نواسوں میں سب سے بہتر نواسے ہیں -